از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 5 اپریل، 1995

ڈائریکٹر، سنٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن ودیگراں

بنام

نیاماویدی کی اس کے رکن کے نندنی، ایڈوکیٹ ودیگراں نے نمائندگی کی۔

[اے ایم احمدی، چیف جسٹس، کے ایس پر یپورن اور سجاتاوی منوہر، جسٹس صاحبان]

مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973: دفعات 162 و 172 تحقیقات - مداخلت کرنے کا عدالت کا اختیار - عدالت کو تحقیقات کے قبل از وقت مرحلے میں مداخلت کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔

تفتیش کے دوران پولیس کو دیے گئے بیانات - پولیس ڈائری - استعمال کی حد - اجازت - قرار پایا: عدالت کو پولیس ڈائریوں اور بیانات میں موجود اپنے حکم کے مواد کو ظاہر کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔

تفتیش - تحقیقات کے طریقے پر عدالت عالیہ کا تبصرہ - قرار پایا کہ عدالت کو اس طرح کے تبصرے کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔

ISRO جاسوسی کیس کی تحقیقات کے دوران مدعاعلیہ تنظیم نے کیرالہ عدالت عالیہ میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی جس میں درخواست کی گئی کہ پہلے مدعاعلیہ، انسپکٹر جنرل آف پولیس، جنوبی زون، کیرالہ کو اس معاملے میں مبینہ طور پر ملوث ہونے کے الزام میں گرفتار کیا جائے اور اسے ملازمت سے معطل کیا جائے۔ عدالت عالیہ نے عرضی کو خارج کر دیا اور ڈویژن بنچ نے بھی اپیل کو خارج کر دیا۔ تاہم، زیر بحث جرائم میں پہلے مدعاعلیہ کے مبینہ ملوث ہونے سے متعلق دلیل کی جانچ پڑتال کے لیے ڈویژن بنچ نے اپنے فیصلے میں تحقیقات کے دوران ظاہر کردہ مواد کا حوالہ دیا۔ پولیس ڈائریاں اور تفتیش کے دوران ریکارڈ کیے گئے بیانات۔ اس نے سی بی آئی کی طرف سے کی گئی تحقیقات کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and integrity of this document

طریقے پر بھی تبصرے کیے۔ ڈویژن بنچ کے حکم کے خلاف اس عدالت میں خصوصی اجازت کی درخواست دائر کی گئی تھی۔

عرضی کو نمٹاتے ہوئے، یہ عدالت

قرار پایا گیا کہ:1. مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت، پولیس اور پولیس ڈائریوں کو دیے گئے بیانات کا صرف بہت محدود استعمال کیا جا سکتا ہے، یہاں تک کہ مقدمے کی سماعت کے دوران بھی، جیسا کہ دفعات 162 اور 172 میں بیان کیا گیا ہے۔اس لیے ڈویژن بنچ کو اپنے حکم میں ان ڈائریوں اور بیانات میں موجود مواد کو ظاہر کرنے سے گریز کرنا چاہیے تھا، خاص طور پر جب اسی معاملے کی تحقیقات جاری تھی۔اسے سی بی آئی کی طرف سے تحقیقات کے طریقے پر کوئی تبصرہ کرنے سے بھی گریز کرنا چاہیے تھا۔

2. حال ہی میں تحقیقات میں مداخلت کا رجحان بڑھ رہا ہے اور عدالتوں کو اس کے ممکنہ نتائج سے محتاط رہنا چاہیے۔کوئی بھی مشاہدہ جو تحقیقات میں مداخلت کے مترادف ہو، نہیں کیا جانا چاہیے۔عام طور پر عدالت کو تحقیقات کے قبل از وقت مرحلے میں مداخلت کرنے سے گریز کرنا چاہیے کیونکہ اس سے تحقیقات کا موڑ بدل سکتا ہے اور تحقیقات کا حوصلہ خراب ہو سکتا ہے۔

3. تفتیشی معاملات کے حوالے سے سی بی آئی کے ڈائریکٹر کو دی گئی ہدایات اس عدالت کی منظوری کے مطابق نہیں ہیں اور انہیں نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔تاہم، بے بنیاد باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے عدالت کا یہ عمومی نظریہ ظاہر کرنا درست تھا کہ تفتیشی ایجنسی سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ دباؤ ڈالے بغیر موثر اور چوکس طریقے سے کام کرے، اور اپیل کو خارج کرے۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: خصوصی اجازت کی درخواست (فوجداری) نمبر 942، سال 1995۔

فوجداری ڈبلیو اے نمبر 1676، سال 1994 میں کیرالہ عدالت عالیہ کے 13.1.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزاروں کی طرف سے ڈی پی گپتا، سالیسیٹر جنرل، کے ٹی ایس تلسی، ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل، کے پر ساران، کے سوامی اور پی پر میشورن۔

جواب دہندگان کے لیے اے ایکس ور گیس اور ایم کے ڈی نمبودری۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

عدالت کا فیصلہ مسسز سجاتاوی منوہر جسٹس نے سنایا۔

مسسز سجاتاوی منوہر، جسٹس - جرائم کے حوالے سے تفتیش نمبر 94/225 اور 94/246 پولیس اسٹیشن ونچیور، ضلع۔ تروانن تھپورم، ریاست کیرالہ جسے ISRO جاسوسی کیس کے نام سے جانا جاتا ہے، ابتدائی طور پر ریاستی پولیس کے ذریعے انجام دیا گیا تھا۔ 3 دسمبر 1994 کو ریاست کیرالہ کی درخواست پر حکومت بھارت نے سنٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن کو تحقیقات کا کام سونپا تھا۔ نتیجتاً ایس آئی سی میں آر سی 10 (ایس)/94 اور آر سی اور آر سی 11 (ایس)/94 کے معاملے درج کیے گئے۔ سنٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن کی دوسری شاخ۔ آر سی 10 (ایس)/94 میں تحقیقات مکمل ہونے پر، 17 دسمبر 1994 کو چیف جوڈیشل مجسٹریٹ، ایرناکولم، کیرالہ کے سامنے فرد قرارداد جرم دائر کی گئی ہے۔ کیس آر سی 11 (ایس)/94 کی تحقیقات جاری ہے۔

3 دسمبر 1994 کو سنٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن کو تحقیقات کے حوالے کرنے کے بعد، اور جب تحقیقات جاری تھی، او پی نمبر 17367، سال 1994 کو کیرالہ کی عدالت عالیہ میں 'نیاماویدی' نامی ایک تنظیم نے مفادِ عامہ کی قانونی چارہ جوئی کے طور پر دائر کیا تھا، جس میں درخواست کی گئی تھی کہ پہلے مدعا علیہ، رمن سریواستو، آئی پی ایس، انسپکٹر جنرل آف پولیس، سدرن زون، کیرالہ اسٹیٹ، تریویندرم کو ڈائریکٹر، سی بی آئی، نئی دہلی نے مذکورہ معاملے میں مبینہ طور پر ملوث ہونے کے الزام میں گرفتار کیا جائے۔ ریاست کیرالہ کو پہلے مدعا علیہ کو معطل کرنے اور ملازمت سے ہٹانے کی ہدایت۔ عدالت عالیہ کے ایک فاضل سنگل جج نے اس مشاہدے کے ساتھ عرضی کو خارج کر دیا کہ اس مرحلے پر زیر بحث موضوع میں عدالت کی مداخلت کا اختیار بہت محدود تھا۔ انہوں نے ریاستی حکومت کا یہ بیان بھی درج کیا کہ حکومت کو کسی افسر کا غیر ضروری دفاع کرنے یا اسے بچانے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے اور حکومت اس معاملے میں تب ہی آگے بڑھے گی جب اس معاملے کی تحقیقات کرنے والے سی بی آئی کی رپورٹ موصول ہو گی۔

اپیل میں، کیرالہ عدالت عالیہ کے ایک ڈویژن بنچ نے ایک تفصیلی فیصلے کے بعد، اپیل کو صحیح طور پر خارج کرتے ہوئے کہا کہ کسی بھی عدالت کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ تفتیشی افسر کو کسی شخص کو مقدمے میں ملزم کے طور پر شامل کرنے کی ہدایت دے جب تک کہ تفتیش جاری ہو۔ ہمارے سامنے درخواست گزار، جو ڈائریکٹر، سی بی آئی، ہوم سکریٹری، وزارت داخلہ، ڈائریکٹر، ریسرچ اینڈ اینالیسس ونگ اور ڈائریکٹر، سنٹرل انٹیلی جنس بیورو ہیں، تاہم، ہمارے سامنے کیرالہ عدالت عالیہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and integrity of this document

کے اپیلٹ آرڈر سے اپیل کرنے کی خاص اجازت اجازت مانگتے ہوئے آئے ہیں۔ کچھ مشاہدات کے پیش نظر جو ڈویژن بینچ نے اپیل کو خارج کرتے ہوئے اپنے حکم کے دوران کیے ہیں۔

درخواست گزاروں نے، ڈویژن بنچ کی ہدایت کے مطابق، کیرالہ اسٹیٹ پولیس کے ساتھ ساتھ سی بی آئی کی عدالتی ضمنی کے مطالعہ کے لیے پیش کیا تھا جو کہ مذکورہ جرائم کے سلسلے میں کی جانے والی تحقیقات سے متعلق ہیں جن میں تحقیقات کے دوران ریکارڈ کیے گئے بیانات اور اس سلسلے میں کچھ ویڈیو کیسٹ شامل ہیں۔ ان پر ڈویژن بنچ نے چیمبرز میں غور و خوص کیا۔ تاہم، فیصلے کے دوران تحقیقات کے دوران ظاہر کردہ مواد کا کچھ حد تک حوالہ دیا گیا ہے، ممکنہ طور پر، تاکہ زیر بحث جرائم میں پہلے مدعا علیہ کے مبینہ ملوث ہونے سے متعلق دلیل کی جانچ پڑتال کی جا سکے۔ واضح طور پر، ضابطہ فوجداری، 1973 کے تحت، پولیس اور پولیس ڈائریوں کو دیے گئے بیانات کا صرف بہت محدود استعمال کیا جا سکتا ہے، یہاں تک کہ مقدمے کے دوران بھی، جیسا کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری 162 اور 172 میں بیان کیا گیا ہے۔ اس لیے ڈویژن بنچ کو اپنے حکم میں ان ڈائریوں اور بیانات میں موجود مواد کو ظاہر کرنے سے گریز کرنا چاہیے تھا، خاص طور پر جب اسی معاملے کی تحقیقات جاری تھی۔ اسے اس حقیقت کو دیکھتے ہوئے کہ تحقیقات مکمل نہیں ہوئی تھی، سی بی آئی کی طرف سے جس طریقے سے تحقیقات کی جا رہی تھی اس پر کوئی تبصرہ کرنے سے بھی گریز کرنا چاہیے تھا۔ کوئی بھی مشاہدہ جو تحقیقات میں مداخلت کے مترادف ہو، نہیں کیا جانا چاہیے۔ عام طور پر عدالت کو تحقیقات کے قبل از وقت مرحلے میں مداخلت کرنے سے گریز کرنا چاہیے کیونکہ اس سے تحقیقات پٹڑی سے اتر سکتی ہے اور تحقیقات کا حوصلہ خراب ہو سکتا ہے۔ حال ہی میں تحقیقات میں مداخلت کا رجحان بڑھ رہا ہے اور عدالتوں کو اس کے ممکنہ نتائج سے محتاط رہنا چاہیے۔ ہم مزید نہیں کہتے۔ تاہم، ہم واضح کرتے ہیں کہ تفتیشی معاملات کے حوالے سے سی بی آئی کے ڈائریکٹر کو دی گئی کچھ ہدایات ہماری منظوری پر پورا نہیں اترتیں اور انہیں نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔ مختصر یہ کہ سی بی آئی کے خلاف منفی تبصرے، کم سے کم، قبل از وقت تھے اور ان سے بچا جا سکتا تھا۔ تاہم، بے بنیاد باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے عدالت کا یہ عمومی نظریہ ظاہر کرنا درست تھا کہ تفتیشی ایجنسی سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ دباؤ ڈالے بغیر اور اپیل کو خارج کرتے ہوئے موثر اور چوکس طریقے سے کام کرے۔

اس لیے موجودہ درخواست منظور کرنے سے کوئی مقصد پورا نہیں ہو گا۔ ان مشاہدات کے ساتھ، خصوصی اجازت کی درخواست کو اسی کے مطابق نمٹا دیا جاتا ہے۔

درخواست نمٹائی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and integrity of this document